# تحریکِ انقلابِ اسلامی کے اہداف

## اور متفقہ قرار دادیں

### قرار داد نمبر ۱ عورت کی سربراہی کا مسئلہ

علمائے دین کا یہ عظیم نمائندہ اجتماع کسی بھی سیاسی غرض کے بغیر خالص شرعی بنیاد پر امتِ مسلمہ کے اُس اجماعی فیصلہ کی توثیق کرتا ہے جو قرآن و سنّت کے واضح دلائل پر مبنی ہے کہ مسلمانوں کی کسی مملکت یا حکومت کی سربراہی کسی عورت کے سپرد کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ علمائے دین کا یہ اجتماع یقین رکھتا ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اور مسلمانانِ عالم اس شرعی فیصلے کے بموجب درحقیقت کسی عورت کو سربراہ بنانے کے لئے آمادہ نہ تھے۔ اور نہ اب آمادہ ہیں لیکن مظلومیت کے نعرے کی آڑ میں دشمنانِ اسلام کی اندرونی اور بیرونی سازشوں نے مسلمانانِ پاکستان کو یہ روزِ بد دکھایا کہ حکومت کی سربراہی ایک عورت کے حوالے کر دی گئی۔

چونکہ مملکت پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر عمل میں آیا تھا اور اس ملک میں اسی کے بنانے والوں نے اسلامی معاشرہ اور اسلامی نظام قائم کرنے کا اعلان کیا تھا اور چونکہ تمام دنیا میں پاکستان کو اسلامی احکام و تعلیمات کی نمائندگی کا مقام حاصل ہے اس لئے اس ملک میں عورت کی سربراہی محض ایک منکر ہی نہیں بلکہ منکر کے خلاف اگر علمائے دین نے جدوجہد نہ کی اور عورت کو سربراہی سے نہ ہٹایا گیا تو اسلامی تعلیمات کے علی الرغم یہ باور کر لیا جائے گا کہ اسلامی شریعت میں عورت کی سربراہی جائز ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی بناء پر علمائے دین کا یہ نمائندہ اجتماع اعلان کرتا ہے کہ وہ عورت کو حکمرانی کے عہدے پر مامور کرنے کے فیصلے کو تبدیل کرنے کے لئے اس وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گا جب تک یہ غیر شرعی فیصلہ واپس نہ لیا جائے۔

علمائے دین کا یہ اجتماع پیپلز پارٹی کے مسلم ارکان پارلیمنٹ سے عام طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلام کو بدنام کرنے والی اس صورتِ حال کو فوری طور پر ختم کریں جس کی وجہ سے تمام دنیا میں مسلمانوں کی رسوائی ہوئی ہے۔

یہ اجتماع پاکستان کے تمام مسلمانوں سے کہتا ہے کہ وہ سیاسی لحاظ سے خواہ کسی پارٹی کا ساتھ دیں لیکن شرعی منکرات میں کسی کا ساتھ دے کر اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔

---

## قرارداد نمبر ۲ — دستور میں آٹھویں ترمیم کا مسئلہ

مسلمانوں کے تمام مکاتبِ فکر کے نمائندہ علمار کا یہ اجتماع حکومتِ وقت کی اس مہم کی شدید مذمت کرتا ہے جو اس نے دستور کی آٹھویں ترمیم کو کلی طور پر منسوخ کرنے کے سلسلہ میں چلا رکھی ہے۔ علمار کا یہ اجتماع پیپلز پارٹی کو یاد دلاتا ہے کہ ۱۹۷۷ء میں اس پارٹی کی حکومت کے خلاف پاکستان کے عوام نے جو عظیم مہم شروع کی تھی اس کے مقاصد میں انتخابات میں کی جانے والی دھاندلی کا خاتمہ وزیراعظم کے آمرانہ اختیارات میں کمی اور نظامِ اسلام اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام بھی تھا۔

دستور میں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ مسلمانانِ پاکستان کے اسی مطالبہ کی تکمیل کرتے ہوئے ۱۹۷۳ء کے دستور میں نفاذِ اسلام کو یقینی بنانے کے لئے بہت سی اہم ترمیمات کی گئیں۔ مثلاً

۱۔ پارلیمنٹ (شوریٰ) اور صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے لئے اسلام کے علم و عمل کو لازمی قرار دیا گیا۔

۲۔ بانیانِ پاکستان کی منظور کردہ قراردادِ مقاصد کو جس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اسلام کی بالادستی کا اقرار کیا گیا ہے دستور کا مؤثر جزو بنایا گیا۔

۳۔ وفاقی شرعی عدالت کے ذریعہ ملک میں رائج غیر شرعی قوانین کی منسوخی کا اہتمام کیا گیا۔

۴۔ سپریم کورٹ میں شریعت بنچ قائم کر کے شرعی فیصلوں کے لئے معقول انتظام کیا گیا۔

۵۔ قادیانیوں کی مسلمانوں سے کلی علیحدگی کو یقینی بنایا گیا۔

۶۔ پاکستان کی بنیاد "جداگانہ انتخابی نظام" کو جاری کر کے مسلمانوں کے معاملات میں قادیانیوں اور غیر مسلموں کی مداخلت کو ختم کیا گیا۔

۷۔ اسلامی نظریاتی کونسل میں توسیع کی گئی۔ کسی عالم دین کو اس کا چیئرمین مقرر کرنے کی گنجائش پیدا کی گئی۔

۸۔ مارشل لا دور میں نافذ کئے جانے والے بے شمار ایسے قوانین کو تحفظ دیا گیا جو قوانینِ شریعت کے نفاذ سے متعلق ہیں مثلاً:

۱۔ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس۔

۲۔ احترام رمضان آرڈی ننس۔

۳۔ حدود آرڈی ننس

دستور میں یہ ترمیمات اگرچہ مارشل لا کے ذریعہ کی گئیں لیکن یہ درحقیقت مسلمانانِ پاکستان کے اس عام مطالبے کی تکمیل کی غرض سے کی گئی تھیں جو وہ اسلام کو نافذ کرنے کے لئے کرتے چلے آئے تھے۔ پھر ان ترمیمات کی توثیق

بالغ رائے پر منتخب ہونے والی اس قومی اسمبلی نے کی جس کو موجودہ حکومت سے زیادہ ووٹ ملے تھے۔

علماء دین کا یہ نمائندہ اجتماع اس حکومتی پارٹی پر واضح کر دینا چاہتا ہے جس نے کل درج شدہ ووٹوں میں سے بمشکل ۱۶ فیصد ووٹ اور کل ڈالے جانے والے ووٹوں میں سے بمشکل ۳۹ فیصد ووٹ حاصل کئے ہیں۔ کہ وہ مسلمانان پاکستان کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہ کرے۔ مسلمانان پاکستان دستور کی اسلامی دفعات کو اور بہتر بنانے کی ضرورت کو تو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان دفعات کی تنسیخ یا ان میں کسی کمی کو ہرگز گوارا نہ کریں گے اور اگر حکومت نے اپنی مہم بند نہیں کی تو خود اس کے حق میں اس کے نتائج بے حد خطرناک ہوں گے۔

## قرارداد نمبر ۳ — مجاہدین افغانستان کو مبارکباد

ملک کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام و مشائخ عظام کا ملک گیر نمائندہ کنونشن جہاد افغانستان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے روسی افواج کی ذلت آمیز پسپائی اور منتقلہ عبوری حکومت کے قیام کے مراحل میں کامیابی پر افغان مجاہدین کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

علماء کنونشن کی رائے میں افغان مجاہدین نے جہاد فی سبیل اللہ کی عظیم اسلامی روایات کو زندہ کرتے ہوئے بے مثال قربانیوں اور جاں گسل جدوجہد کے ذریعہ عالم اسلام میں فریضۂ جہاد کے احیاء و فروغ کے لئے لائق تحسین کردار ادا کیا ہے۔ یہ کنونشن ان اطلاعات پر تشویش و اضطراب کا اظہار کرتا ہے کہ افغانستان میں مجاہدین کی شرعی حکومت کو روکنے کی عالمی سازشوں میں حکومت پاکستان بھی در پردہ شریک ہو چکی ہے اور اس بارے میں افغان مجاہدین کی قیادت پر مسلسل دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔

یہ کنونشن افغانستان کی عبوری حکومت کے صدر (امیر) پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی، وزیر اعظم جناب عبدرب الرسول سیاف، اور دیگر تمام عہدہ داروں جناب مولانا محمد یونس خالص، جناب مولانا محمد نبی محمدی، جناب گلبدین حکمت یار، جناب پروفیسر برہان الدین ربانی اور جناب پیر سید احمد گیلانی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے افغانستان میں ان کی مکمل حکومت کے قیام و استحکام تک مجاہدین کی بھرپور حمایت و تائید جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے۔

یہ کنونشن حکومت پاکستان اور دیگر مسلمان حکومتوں سے خصوصاً اور دنیا بھر کی آزادی پسند حکومتوں سے عموماً یہ مطالبہ کرتا ہے کہ افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کو فوری طور پر تسلیم کر کے اس کی عمل داری کے لئے تمام وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔ علماء کنونشن ان خبروں کو گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کہ روسی افواج کی واپسی کے بعد افغانستان میں بھارتی مشیروں اور فوجوں کے داخلہ کی سازش کی جا رہی ہے جو افغان عوام کے جہاد حریت کو سبوتاژ کرنے اور عالمی رائے کو دھوکہ دینے کی ایک مذموم کوشش ہے۔

علماء کنونشن یہ طے کرتا ہے کہ "متحدہ علماء کنونشن" کا ایک نمائندہ وفد افغان مجاہدین کے تمام قائدین سے ملاقات

ر کے پاکستان کے علماء اور عوام کی طرف سے ان کے ساتھ یک جہتی اور حمایت کا اظہار کرے گا۔

**قرارداد نمبر ۴** **سلمان رشدی کی مذمت**

جمہور علماء کا یہ اجتماع سلمان رشدی کی اسلام دشمنی، پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی ہرزہ سرائی اور دریدہ دہنی پر شدید نفرت اور غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔ یہودیوں کے زرخرید لوگ آئے دن اسلام اور شعائرِ اسلام کو اپنے طنز وتمسخر کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ اسرائیل، امریکہ اور یورپ کی اسلام دشمن حکومتیں ان کی پشت پر ہوتی ہیں۔ اور اجتماعی طور پر مسلمانانِ عالم کی دل آزاری کی جاتی ہے۔

ان مکروہ کوششوں کا محرک اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعناد ہے۔ اور جب بھی ان کو موقع ملتا ہے وہ مسلمانوں کی دل آزاری، اور اشتعال انگیزی سے نہیں چوکتے۔

سلمان رشدی کی کتابوں کو یورپی حکومتوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ مستند اخباری اطلاعات کے مطابق اسرائیل نے سلمان رشدی کو اپنے علاقہ میں قیام کرنے اور اس کی کتابوں کو مزید پھیلانے کی پیش کش کی ہے اور اب مغرب میں یہ نعرہ پوری قوت سے لگایا جارہا ہے کہ روس کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو کچل دینا چاہیئے۔ اس طرح تمام غیر مسلم طاقتیں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو رہی ہیں۔

کروڑوں مسلمان اپنے نبیؐ کی حرمت وتقدس پر نچھاور ہونے کے لئے تیار ہیں۔ چاہیئے تھا کہ حکومت پاکستان اس بدترین اسلام دشمنی پر حرکت میں آتی اور اس قبیح جرم پر یہودی گماشتہ کا تعاقب کرتی، لیکن افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے جو کچھ کیا گیا ہے وہ نیم دلانہ زبانی وعدوں کی حد تک محدود ہے۔ تمام علماء کا یہ اجتماع پاکستان سمیت تمام ممالک کی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان سنگین جرائم کا سختی سے نوٹس لیں۔ اپنا اثر رسوخ استعمال کرکے اس کتاب کو مغربی ممالک میں بند کرائیں۔ اور اس کے مصنف کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا اہتمام کریں اور اس کے لئے تمام تر سیاسی اور سفارتی کوششوں کو بروئے کار لایا جائے۔ نیز اس کتاب کے ناشرین کی تمام مطبوعات کا مکمل بائیکاٹ کرکے ان کی مطبوعات کا داخلہ تمام مسلم ممالک میں ممنوع قرار دیا جائے۔

سلمان رشدی کی دریدہ دہنی کے مقابلہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے پچھلے دنوں اسلام آباد اور بمبئی میں مسلمانوں نے جلوس نکالے لیکن دونوں جگہ ان پر گولیاں برسائی گئیں اور متعدد افراد کو شہید کیا گیا۔ یہ اجتماع اس ظالمانہ بربریت پر دونوں حکومتوں کی مذمت کرتا ہے۔

**قرارداد نمبر ۵** **اسلامی جمہوری اتحاد سے مطالبہ**

یہ کنونشن چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کی حکومتوں بالخصوص پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دستور کے تحت صوبائی اختیارات کی حدود میں نفاذِ اسلام کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔

یہ کنونشن محسوس کرتا ہے کہ چونکہ اسلامی جمہوری اتحاد نے "اسلامی قوانین کی بالادستی" کے منشور پر انتخابات میں حصہ لیا تھا اور پنجاب میں اسی تشخص پر صوبائی حکومت قائم کرنے میں اسے کامیابی ہوئی ہے اس لئے پنجاب حکومت پر اس بات کی سب سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نفاذِ اسلام کی طرف عملی پیش رفت کرے اور ایسے عملی اور مؤثر اقدامات کا آغاز کرے جو پورے ملک میں "اسلامی قوانین کی بالادستی" کا پیش خیمہ ثابت ہوسکیں۔

## قرارداد نمبر ۶ — موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی

ملک کے تمام مکاتبِ فکر کے علمائے کرام کا نمائندہ کنونشن اس صورتِ حال پر گہری تشویش و اضطراب کا اظہار کرتا ہے کہ ملک میں سیاسی تبدیلیوں کے ساتھ قادیانی گروہ کو سرگرمیوں کی ازسرِنو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ قادیانی روزنامہ الفضل کا دوبارہ اجرا۔ سندھ میں قادیانی چیف سکریٹری کنور ادریس کا تقرر اور اقوام متحدہ میں قادیانی ڈپلومیٹ نسیم احمد کو سفیر مقرر کرنے کا اعلان اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ قادیانی گروہ کی سرکاری سرپرستی کی پالیسی کو فروغ دیا جارہا ہے۔

یہ اجتماع حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ پالیسی ختم کی جائے اور قادیانیوں کی وطن دشمن اور مسلم آزار سرگرمیوں کا مؤثر سدّباب کرکے پاکستان اور ملتِ اسلامیہ کو ان کی سازشوں سے نجات دلائی جائے۔

## قرارداد نمبر — نفاذِ شریعت آرڈی ننس ۱۹۸۸ء کا مسئلہ

جمہورِ علماء کا یہ نمائندہ اجتماع اس بات پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ موجودہ حکومت کے مجرمانہ تغافل کے نتیجہ میں "نفاذِ شریعت آرڈی ننس" کالعدم ہوگیا ہے۔ جب سے موجودہ حکومت برسرِاقتدار آئی ہے اس وقت سے ملک کا دینی تشخص پامال اور اس کا قبلہ تبدیل کیا جارہا ہے۔ شریعت آرڈی ننس میں بعض ایسے دوررس اقدامات عمل میں لائے گئے تھے جن کی رو سے عدالتی، تعلیمی اور معاشی اصلاحات کا راستہ کھلنا تھا لیکن یہ آرڈی ننس چونکہ ایک ایسے وقت جاری ہوا تھا جب قومی اسمبلی موجود نہیں تھی اس لئے اس میں بعض خامیاں بھی رہ گئی تھیں۔ قومی اسمبلی کے وجود میں آنے کے بعد اس آرڈی ننس کو ان خامیوں سے پاک کرکے مزید مستحکم بنانے کی ضرورت تھی۔ لیکن موجودہ حکومت نے آرڈی ننس کو بار بار توجہ دلانے کے باوجود اسمبلی میں پیش کرنے کے بجائے اسے کالعدم ہونے دیا۔ اور ملک میں اسلامی قوانین کی عملداری روکنے کے لئے ایسا خاموش طریقہ اختیار کیا جس کا عوام کو علم بھی نہ ہوسکے۔

یہ کارروائی پیپلز پارٹی کی حکومت نے کی ہے جو اسلام کو اپنا دین کہتی ہے شریعت آرڈی ننس کا کالعدم ہونا



۱

برسر اقتدار طبقہ کی اس نیت کی غمازی کرتا ہے کہ وہ پاکستان میں اسلام کو پھلتا پھولتا دیکھنا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس کو لادینیت کے راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں۔

لہٰذا یہ اجتماع ارکانِ پارلیمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نفاذِ شریعت آرڈی ننس کے کالعدم ہونے کا نوٹس لیں اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسے ازسرِنو شرعی طور پر مستحکم کر کے نافذ کرے۔

## قرارداد نمبر ۸ ذرائع ابلاغ کا مسئلہ

جمہور علماء کا یہ نمائندہ اجتماع موجودہ حکومت کے ان اقدامات کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جن کی رو سے ذرائع ابلاغ کو بدی کے راستہ پر ڈال دیا گیا ہے ان ذرائع سے وابستہ دینی ذہن رکھنے والوں کو یا تو فارغ کر دیا گیا ہے یا ان کو بے اثر بنا دیا گیا ہے اور ان لوگوں کو مسلط کیا گیا ہے جو سیکولر اور لادینی ذہنیت کے حامل ہیں اور ان ذرائع کو نظریۂ پاکستان کی بیخ کنی، فحاشی اور عریانی کے فروغ کے لئے استعمال کر رہے ہیں

اس دوران تفریح کے نام پر ایسے متعدد اخلاق سوز پروگرام نشر کئے گئے۔ جن کا مقصد بدی پھیلانے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ مثلاً "میوزک ۸۹" اور "دھنک"۔ یہ اجتماع حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اس صورتِ حال کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ ملک اسلام کا وطن ہے۔ اس کے ذرائع ابلاغ نظریہ پاکستان کو مستحکم کرنے اور خیر پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔

اسلامی اقدار کو مجروح کرنے کی مکروہ حرکت سے باز آجائیں۔

## قرارداد نمبر ۹ پاکستانی سائنسدانوں کو مبارکباد

جمہور علماء کا یہ نمائندہ اجتماع پاکستان کے ان مایہ ناز سائنسدانوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے جن کی گذشتہ کئی برسوں سے جاری شبانہ روز کوششوں کے نتیجہ میں بحمد اللہ پاکستان کو دفاعی پیداوار میں اہم ترین کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ یہ اجتماع ان ماہرین کو اور پاکستان کی مسلح افواج کو اس عظیم کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی میں اعلیٰ مہارت اور خود کفالت کا حصول پاکستان اور عالم اسلام کے تحفظ کے لئے ناگزیر ہے۔ یہ اسلام کا عائد کردہ لازمی فریضہ اور مقدس عبادت بھی ہے۔

یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ پاکستانی سائنسدان ملّتِ مسلمہ کا عظیم اثاثہ ہیں جو امت کی طرف سے یہ فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں، ہر مسلمان کو بجا طور پر ان سے یہ توقعات ہیں کہ وہ جدید ترین ٹیکنالوجی بشمول نیوکلر ٹیکنالوجی میں مہارت اور خود کفالت کی طرف تیزی سے قدم بڑھاتے رہیں گے۔

---